الجزء ٣

وقف لازم

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ

یہ سب رسول (جو ہم نے بھیجے) ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جن سے

مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى

خود خدا نے بات کی اُن میں سے اور بعض کے (اور طرح پر) درجے بلند کئے اور مریم کے بیٹے عیسےٰ کو ایسے کیسے

ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَ

روشن معجزے عطا کئے اور روح القدس (جبریلؑ) کے ذریعہ سے ان کی مدد کی اور اگر خدا چاہتا تو

لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ

جو لوگ ان (پیغمبروں) کے بعد ہوئے وہ اپنے پاس روشن

بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ

معجزے آچکنے پر آپس میں نہ لڑ مرتے، مگر ان میں پھوٹ پڑ گئی پس ان میں سے

اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ

بعض تو ایمان لائے اور بعض کافر ہو گئے اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝۲۵۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

مگر خدا وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے، اے ایمان دارو ؎ جو کچھ ہم نے تم کو

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ

دیا ہے اُس دن کے آنے سے پہلے (خدا کی راہ میں) خرچ کرو جس میں نہ تو (خرید و) فروخت

فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ

ہو گی اور نہ یاری (اور نہ آشنائی) اور نہ سفارش (ہی کام آئیگی) اور کفر کرنے والے ہی تو ظلم

الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۵۴ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ

ڈھاتے ہیں، خدا ہی وہ (ذات پاک) ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے (اور)

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے اُسکو نہ اُونگھ آتی ہے ؎ نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو

؎ یہ حکم خاص زکوٰۃ کا ہے یا عام خیرات کا ۱۲

؎ حضرت رسول سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ کی قوم نے بیٹھے بیٹھے یہ بات پوچھی کہ اے موسیٰ تعالیٰ خدا بھی سوتا ہے حضرت موسےٰ نے عرض کی خداوندا یہ بیوقوف لوگ جو کچھ کہتے ہیں تو خوب جانتا ہے حکم ہوا اے موسیٰ میں ابھی تم کو بتائے دیتا ہوں اسکے بعد حکم ہوا کہ تم ایک شب و روز سونا نہیں، حضرت موسےٰ نہ سوئے اسکے بعد خدا نے ایک فرشتے کی معرفت دو شیشے بھیجے اور حکم ہوا کہ دونوں کو دونوں ہاتھوں میں رات بھر لئے رہنا اور سونا نہیں ایسا نہ ہو ٹوٹ جائے حضرت موسےٰ نے ہر چند ضبط کیا اور اپنے کو سنبھالا مگر نیند آئی پر آئی اور دونوں شیشے مل کر ٹوٹ گئے، اُسی وقت خطاب ہوا اے موسےٰ تم سے نیند میں دو شیشوں کی حفاظت نہ ہو سکی اگر میں سو جاؤں تو سارے عالم کی نگہداشت کون کرے ۱۲

فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ

کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ اُسی کا ہے) کون ایسا ہے جو بدون اسکی اجازت کے اُسکے پاس (کسی کی) سفارش

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ

کرے جو کچھ اُنکے سامنے (موجود) ہے (وہ) اور جو کچھ اُنکے پیچھے ہو چکا ہے (خدا سب کو جانتا ہے

بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

اور لوگ اُسکے علم میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ (جسے) جتنا چاہے (سکھا دے) اس کی

وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۲۵۵

کرسی سب آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے اور ان دونوں (آسمان و زمین) کی نگہداشت اس پر (کچھ بھی) گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالیشان

لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ

بزرگ (مرتبہ) ہے دین میں کسی طرح کی زبردستی نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی سے الگ ظاہر ہو چکی تو جس شخص نے

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ

جھوٹے خداؤں (بتوں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان لایا تو اسنے وہ مضبوط

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَ

رسی پکڑ لی جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی اور خدا

اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۵۶ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ

(سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے خدا اُن لوگوں کا سرپرست ہے جو ایمان لا چکے کہ

يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا

اُنھیں (گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور جن لوگوں نے کفر

اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى

اختیار کیا اُنکے سرپرست شیطان ہیں کہ اُنکو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں ڈال

الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۵۷

دیتے ہیں، یہی لوگ تو جہنمی ہیں (اور) یہی اسمیں ہمیشہ رہیں گے (اے رسول)

۱۲ آٹھواں آسمان یا اُس کا علم یا اُس کی سلطنت

۱۲ ابوالحسین انصاری کے دو بیٹے تھے اتفاقاً شام کے کچھ نصرانی تاجر مدینہ میں آئے اور انھیں بہکا کر نصرانی بنا لے گئے ابوالحسین نے حضرت رسول سے عرض کی کہ ان کو رشتہ سے واپس بلوا لیجئے اور کچھ تنبیہ فرمائیے کہ وہ پھر اسلام قبول کر لیں اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

دین میں زبردستی نہیں

حضرت ابراہیم اور نمرود کا مناظرہ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ

کیا تم نے اُس شخص (کے حال) پر نظر نہیں کی جو صرف اس بات پر کہ خدا نے اُسے سلطنت دی تھی۔

اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ

ابراہیم سے اُنکے پروردگار کے بارے میں اُلجھ پڑا کہ جب ابراہیم نے (اُس سے) کہا کہ میرا پروردگار تو وہ ہے جو لوگوں

یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ

کو (جلاتا اور مارتا ہے تو وہ بھی (شیخی میں آکر) کہنے لگا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں (تمہارے خدا ہی میں کون سا

یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

کمال ہے) ابراہیمؑ نے کہا (اچھا) خدا تو آفتاب کو پورب سے نکالتا ہے بھلا اُس کو تم پچھم سے تو نکالو (اس پر وہ

فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

کافر ہکا بکا ہو کر رہ گیا (مگر ایمان نہ لایا) اور خدا ظالموں کو [1] منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا

الظّٰلِمِیْنَ ۝۲۵۸ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ

(اے رسول تم نے) مثلاً اُس [2] بندے کے حال پر بھی نظر کی جو ایک گاؤں پر اسے ہو کر گذرا اور وہ ایسا اُجڑا تھا کہ

خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ

اپنی چھتوں پر ڈھے کے گر پڑا تھا، یہ دیکھ کر وہ بندہ کہنے لگا، اللہ اب اس گاؤں کو

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ

(ایسی) ویرانی کے بعد کیونکر آباد کریگا اس پر خدا نے اُس کو (مار ڈالا اور) سو برس تک مردہ رکھا

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ

پھر اُس کو جلا اٹھایا (تب) پوچھا تم کتنی دیر پڑے رہے عرض کی ایک دن پڑا رہا یا ایکدن سے بھی

قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ

کم، فرمایا نہیں تم (اسی حالت میں) سو برس پڑے رہے اب ذرا اپنے کھانے پینے (کی چیزوں)

شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ

کو دیکھو کہ اُبسی تک نہیں اور ذرا اپنے گدھے (سواری) کو تو دیکھو (کہ اُس کی ہڈیاں ڈھیر پڑی ہیں اور

[1] نمرود مردود کی آخری درخواست حضرت ابراہیمؑ سے یہ تھی کہ اگر تمہارا کوئی اور خدا ہے تو اس سے کہو کہ اپنا لشکر بھیجے اور میرا اور اس کا مقابلہ ہو خدا نے اس کا غرور توڑنے کو مچھروں کا لشکر بھیجا کہ جس نے اسے اور اُس کے لشکر کو جہنم واصل کیا۔

[2] مفسرین میں اختلاف ہے کہ یہ بستی کون سی بستی تھی اور وہ شخص کون تھے؟ بعض کا قول یہ ہے کہ وہ شخص حضرت عزیرؑ تھے اور وہ بستی بیت المقدس تھی جب بخت نصر بادشاہ ہوا اور اس نے بنی اسرائیل کو قتل قتع کر کے بیت المقدس کو جلا کے خاک کر دیا اور اُن کی لاشوں کو درندوں نے کھایا تو حضرت عزیرؑ کا اُدھر سے گذر ہوا اور تعجب سے کہنے لگے کیا ایسی اُجڑی بستی بھی آباد ہو سکتی ہے اس پر خدا نے اُن کی روح قبض کر لی اور سو برس تک مُردہ رکھا اور اُن کی غذا اور دودھ جو ساتھ تھا مطلقاً خراب نہ ہوا اور اُن کے بدن کو نظر خلائق سے بچا رکھا غرض جب حضرت عزیرؑ دوبارہ زندہ ہوئے اور اُن کا گدھا بھی زندہ ہوا تو بیت المقدس آباد ہو چکا تھا جب اپنے گھر واپس آئے تو اپنے پوتوں کو بڈھا پایا اور خود گویا جوان تھے لوگوں کو کسی طرح یقین نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ جب اپنی لونڈی کو جسے بیس برس کی چھوڑ کر گئے تھے اور اب ایک سو بیس برس کی اندھی بڑھیا ہو گئی تھی اُس کو دعا سے بینا کیا اور اپنے بیٹے کو جسے حالت حمل میں چھوڑ گئے تھے اپنے شانہ کا تل جو بہت چمکدار تھا دکھلایا تب لوگوں کو یقین ہوا کہ یہی عزیرؑ ہیں کیا خدا کی شان ہے کہ خود، حضرت کا سن تو پچاس برس کا تھا اور بیٹے کا سن سو برس کا اسی وجہ سے خدا نے فرمایا کہ میں تم کو اپنی قدرت کا نمونہ بناتا ہوں۔

اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

سب اس واسطے کیا ہے تاکہ لوگوں کے لئے تمہیں قدرت کا نمونہ بنائیں اور (اچھا اب اس گدھے کی ہڈیوں کی طرف

ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ

نظر کرو کہ ہم کیونکر انکو جوڑ جاڑ ڈھانچہ بناتے ہیں پھر اُن پر گوشت چڑھاتے ہیں پس جب اُن پر یہ ظاہر ہوا تو

اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۵۹ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ

بیساختہ بول اٹھے کہ (اب) میں یقین کامل جانتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے اور (اے رسول) وہ واقعہ بھی یاد کرو

اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ

جب ابراہیمؑ نے (خدا سے) درخواست[1] کی اے میرے پروردگار تو مجھے بھی تو دکھا دے کہ تو مردہ کو کیونکر زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا

بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِيْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً

تمہیں (اس کا) یقین نہیں؟ ابراہیمؑ نے عرض کی (کیوں نہیں) مگر آنکھ سے دیکھنا اسلئے چاہتا ہوں کہ میرے دل کو اطمینان ہو

مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰي

جائے فرمایا (اچھا اگر یہ چاہتے ہو) تو چار پرند لو اور اُن کو اپنے پاس منگا لو اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو پھر ہر پہاڑ پر اُن کا

كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ

ایک ایک ٹکڑا رکھ دو اسکے بعد اُن کو بلاؤ (پھر دیکھو تو کیونکر) وہ سب کے سب تمہارے پاس دوڑتے

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۶۰ مَثَلُ الَّذِيْنَ

ہوئے آتے ہیں اور سمجھ رکھو کہ خدا بیشک غالب اور حکمت والا ہے جو لوگ اپنے مال خدا

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ

کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن (کے خرچ) کی مثل اُس دانہ کی سی مثل

اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ

ہے جس کی سات بالیاں نکلیں (اور) ہر بالی میں سو (سو) دانے ہوں اور خدا جس

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۶۱

کے لیئے چاہتا ہے دونا کر دیتا ہے اور خدا بڑی گنجائش والا (اور ہر چیز سے)

[1] حضرت ابراہیمؑ نے یہ درخواست اس وجہ سے کی تھی کہ حضرت عزرائیل نے اُن سے وعدہ کیا تھا کہ خدا آپکو اپنی دوستی کے مرتبہ پر فائز کریگا اور اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ آپکی خاطر سے مُردہ جلائیگا اس اشتیاق میں حضرت ابراہیمؑ نے شدت انتظار کے بعد موقع پاکر یہ درخواست کی جو پوری ہو کر رہی اور حضرت ابراہیمؑ نے یہ درخواست سرقت کی تھی جب خدا نے آپ کو آسمان و زمین کی سیر کرائی تو آپ نے دریا کے کنارے ایک مُردہ کو دیکھا جس کا آدھا بدن پانی میں اور آدھا خشکی میں تھا اور پانی کے حصہ کو دریا کے جانور کھاتے اور اوپر کے حصہ کو خشکی کے جانور کھائے جاتے تھے پھر باہم لڑتے اور ایک دوسرے کو بھی کھائے جاتے تھے یہ دیکھ کر حضرت ابراہیمؑ کو تعجب ہوا اور دُعا کی۔ ۱۲

[2] ایک روایت میں ہے کہ وہ چار پرند گدھ، بطہ، مور مرغ تھے اور آپ نے سب کے ٹکڑے کر کے سب کو ملا دیا اُس کے بعد سب کو کوٹ پیس کر میدہ کر دیا کہ سب ایک ہو گیا اُس کے بعد دس حصہ کر کے پہاڑوں پر رکھ دیئے اور چاروں کی چونچیں اپنے پاس رکھیں اس کے بعد چاروں کو پکارا تو ایک ایک ریزہ اپنی جگہ سے اڑ کر اُس چونچ سے جا ملا اور اصلی صورت پر آگیا اور حضرت ابراہیمؑ مقصد ایک کی چونچ دوسرے کے بدن میں ملاتے تھے مگر وہ اُس سے ہٹ کر اپنی ہی چونچ کی طرف رُخ کرتا تھا۔ ۱۲

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

واقف ہے، جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر خرچ کرنے

لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ

کے بعد کسی طرح کا احسان نہیں جتاتے ہیں اور نہ (جن پر احسان کیا ہے انکو ستاتے

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

ہیں اُن کا اجر (و ثواب) اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور نہ (آخرت میں) اُن پر کوئی خوف

هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ

ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ (سائل کو) نرمی سے جواب دیدینا اور (اُسکے اصرار پر) جھڑکنا بلکہ اُس سے

مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

درگذر کرنا اُس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد (سائل کو) ایذا پہنچے اور خدا ہر شے سے بے پرواہ (اور)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ

بردبار ہے ۱؎ اے ایماندارو اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل) کو ایذا دینے کی وجہ سے

بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ

اُس شخص کی طرح اکارت مت کرو جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے ۲؎ کے واسطے خرچ کرتا ہے

النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ

اور خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، تو اُس کی خیرات کی مثل اُس چکنی

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ

چٹان کی سی ہے جسپر کچھ خاک (پڑی ہوئی) ہو پھر اُس پر زور شور کا بڑے بڑے قطروں والا مینہ

وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي

برسے اور اُس (مٹی) کو (بہاکے) چکنا چپڑا چھوڑ جائے (اسی طرح ایسا کارا اپنی اُس خیرات یا اُسکے ثواب

شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

میں سے جو اُنہوں نے کی ہے کسی چیز پر قبضہ نہ پائینگے (نہ دُنیا میں نہ آخرت میں) اور خدا کافروں کو ہدایت (کرکے

۱؎ منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے حضرت خضرؑ سے فرمائش کی کہ مجھے حکمت کی کوئی بات بتائیے حضرت خضرؑ نے فرمایا کہ ثواب کی غرض سے فقیروں پر امیروں کی مہربانی کس قدر اچھی بات ہے۔ حضرت علیؓ نے پوچھا کیا اس بارے میں اس سے بھی کوئی بہتر بات ہے کہا نہیں آپ نے فرمایا خدا پر بھروسہ کرکے فقیروں کا امیروں سے تکبر کرنا اور احسانمند نہ ہونا اس سے بھی بہتر ہے، پھر آپؑ نے فرمایا جوانمردی چار ہیں: (۱) دولت کے ساتھ انکسار (۲) عرض کا قابو پاکر درگذر کرنا۔ (۳) باوجود دشمنی کے نصیحت کرنا۔ (۴) بغیر احسان جتائے کچھ دینا۔ ۱۲

۲؎ ایک حدیث میں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ میرے واسطے عبادت کرتے ہیں اور میرے غیر کو شریک کرتے ہیں میں اُس کے عمل کو شریک ہی کے واسطے چھوڑ دیتا ہوں کہ اُس سے اس کا ثواب لے مجھے کچھ کام نہیں ۱۲

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

منزل مقصود تک نہیں (پہنچایا) کرتا اور جو لوگ [1] خدا کی خوشنودی کے لیئے اپنے دلی

اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا

اعتقاد سے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اُن کی مثل اُس (ہرے بھرے) باغ کی سی ہے جو کسی ٹیلے پر ہے

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا

پر لگا ہوا ہو اور اُس پر زور شور سے پانی برسا تو اپنے دوگنے پھل لایا، اور اگر اُس پر برسے

وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ

دھڑے کا پانی نہ بھی برسے تو اسکے لیے ہلکی پھوار (ہی) کافی ہے اور جو کچھ تم کرتے

يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ہو خدا اُس کی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے بھلا تم میں کوئی بھی اس کو پسند

بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ

کرے گا۔ کہ اُس کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا

ہو اُس کے نیچے نہریں جاری ہوں اور اُس کے لیے اُس میں

الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ

طرح طرح کے میوے ہوں ، اور (اب) اس کو بڑھاپے نے گھیر

الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ

لیا ہے اور اُسکے (چھوٹے چھوٹے) ناتوان کمزور بچے ہیں کہ اکبارگی اُس باغ

اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ

پر ایسا بگولا آپڑا جس میں آگ (بھری) تھی کہ وہ باغ جل بھُن کر رہ گیا ، خدا

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾

اپنے احکام کو تم لوگوں سے یوں صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو۔

[1] حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں سے تعجب ہے جو اپنا مال خرچ کرکے غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں کہ وہ آزادوں پر احسان کرکے اُن کو ہمیشہ اپنا غلام کیوں نہیں بنائے رکھتے۔ ۱۲

صحیح خیرات کی تعریف

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ

اے ایمان والو اپنی پاک کمائی اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیے

وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا

زمین سے پیدا کی ہیں (خدا کی راہ میں) خرچ کرو، اور بُرے مال کو (خدا کی راہ میں) دینے کا قصد

الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ

بھی نہ کرو حالانکہ اگر ایسا مال کوئی تم کو دینا چاہے تو تم (اپنی خوشی سے) اُسکے لینے والے نہیں ہو

تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۲۶۷

مگر یہ کہ اُس (کے لینے) میں (عمداً سہ) آنکھ چراؤ اور جانے رہو کہ خدا بیشک بے نیاز (اور) سزاوار

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ

حمد ہے شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا ہے [1] اور بری بات (بخل) کا تم کو حکم کرتا ہے اور خدا تم سے

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

اپنی بخشش اور فضل (وکرم) کا وعدہ کرتا ہے اور خدا بڑی گنجائش والا

عَلِيْمٌ ۝۲۶۸ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ

(اور سب کچھ) جاننے والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جس کو (خدا کی طرف سے)

الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ

حکمت ملے عطا کی گئی تو اُس میں شک ہی نہیں کہ اُسے خوبیوں کی بڑی دولت ہاتھ لگی، اور عقلمندوں

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۲۶۹ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ

کے سوا کوئی نصیحت مانتا ہی نہیں، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا کوئی

نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا

منت مانو خدا اس کو ضرور جانتا ہے اور (یہ بھی

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝۲۷۰ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ

یاد رہے) کہ ظالموں کا (جو خدا کا حق مار کر اوروں کی نذر کرتے ہیں قیامت میں) کوئی مددگار نہ ہوگا اگر

[1] یعنی شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر ہم اپنے مال میں سے محتاجوں کو دے دیں گے تو خود محتاج ہو جائیں گے یہ خیال تمہارا غلط ہے اور شیطان تم کو بہکاتا ہے مگر ہاں اپنی حیثیت کا لحاظ ضروری ہے۔ عہ دیدہ و دانستہ ۱۲

[2] اس میں اختلاف ہے کہ حکمت سے کیا مراد ہے بعض نے علم قرآن اور بعض نے طاعت خدا اور معرفت امام زمانہ مراد لی ہے کہ خدا کی معرفت اور حلال حرام کا جاننا مقصود ہے مگر حق یوں ہے کہ اُس سے وہ تمام امور جن سے دین و دُنیا کی اصلاح ہو مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲-۱۲-۱۲

فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ

خیرات کو ظاہر میں دو تو یہ (ظاہر کر کے دینا) بھی اچھا اور اگر اُس کو چھپاؤ اور حاجتمندوں کو دو تو یہ (چھپا کر

خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ

دینا) تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور ایسے دینے کو خدا تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دیگا اور جو کچھ تم کرتے ہو

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾ لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ

خدا اُس سے خبردار ہے (اے رسول) اُنکا منزل مقصود تک پہنچانا تمہارا فرض نہیں (تمہارا کام صرف راستہ

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ

دکھانا ہے) مگر ہاں خدا جس کو چاہے منزل مقصود تک پہنچا دے اور (لوگو) تم جو کچھ نیک کام میں خرچ

خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ

کرو گے تو اپنے لئے، اور تم تو خدا کی خوشنودی کے سوا اور کام میں خرچ کرتے ہی نہیں ہو اور

اللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ

جو کچھ تم نیک کام میں خرچ کرو گے (قیامت میں) تم کو بھرپور واپس ملے گا اور تمہارا حق نہ

لَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي

مارا جائے گا (یہ خیرات) خاص اُن حاجتمندوں کے لئے ہے جو خدائی راہ میں گھر گئے

سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ ۖ

ہوں (اور اگر) روئے زمین پر (جانا چاہیں تو) چل نہیں سکتے

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ

ناواقف اُن کو سوال نہ کرنے کی وجہ سے امیر سمجھتے ہیں (لیکن) تو (اے مخاطب اگر انکو دیکھے)

تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ

تو اُن کی صورت سے تاڑ جائے لہ (کہ یہ محتاج ہیں اگرچہ) لوگوں سے چمٹ کے سوال نہیں کرتے

وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾ ع

اور جو کچھ بھی تم نیک کام میں خرچ کرتے ہو، خدا اُس کو ضرور جانتا ہے۔

لہ ان کی پہچان یہ ہے، رنگ زرد، بدن ناتواں، کمر خمیدہ ۱۲

خیرات کا مستحق

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا

جو لوگ ۱؎ رات کو دن کو چھپا کے یا دکھا کے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں تو

وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

ان کے لیے اُن کا اجر (وثواب) ان کے پروردگار کے پاس ہے اور (قیامت میں) نہ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ

اُن پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے جو لوگ ۲؎ سود کھاتے ہیں وہ

الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ

قیامت میں کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر اُس شخص کی طرح کھڑے ہونگے جس کو شیطان

الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا

نے لپٹ کے مخبوط الحواس بنا دیا ہو یہ اس وجہ سے کہ وہ اسکے قائل ہو گئے کہ جیسا

الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ

بکری کا معاملہ ویسا ہی سود کا معاملہ، حالانکہ بکری کو تو خدا نے حلال کیا اور سود کو حرام کر دیا

الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى

پس جس شخص کے پاس اُسکے پروردگار کی طرف سے نصیحت (ممانعت) آئی اور وہ باز آ گیا تو (اس

فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ

حکم کے نازل ہونے سے پہلے) جو سود لے چکا وہ تو اُسکا ہو چکا اور اسکا امر (معاملہ) خدا کے حوالے

فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

ہے اور جو منا ہی کے بعد پھر سود لے (یا بکری اور سود کے معاملہ کو یکساں بتائے جائے تو ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں اور)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ وَاللّٰهُ

وہ ہمیشہ جہنم ہی میں ۳؎ رہیں گے خدا سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور جتنے ناشکرے گنہگار ہیں

لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

خدا اُنھیں دوست نہیں رکھتا، (ہاں) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

۱؎ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ کے پاس کل چار درہم تھے آپ نے ایک درہم رات کو خیرات کیا اور ایک دن کو اور ایک چھپا کر اور ایک دکھا کر اُسی وقت یہ آیت آپ کی شان میں نازل ہوئی دیکھو تفسیر کشاف صفحہ ۲۸۶ سطر ۱۷ مطبوعہ مصر و در منثور سیوطی جلد اول صفحہ ۳۶۳ سطر ۲۲ مطبوعہ مصر

۲؎ اگرچہ یہاں پر خداوند عالم نے سود کی عام طور پر ممانعت کی ہے مگر کچھ قسمیں اس کی مستثنیٰ بھی ہیں مثلاً مسلمانوں کا کفار سے لینا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ سود ہی نہیں ہے کیونکہ کفار کا مال گویا ہمارا مال ہے ہم جس طرح چاہیں اگر شارع نے کسی خاص عنوان کو منع نہ کر دیا ہو لے سکتے ہیں اسی وجہ سے توریت میں ہے کہ خدا کی جماعت سے سود نہ لیا جائے جس سے کفار یقیناً خارج ہیں ۱۲

۳؎ یہ اُن لوگوں کا حکم ہے جو سود کو حلال جان کر لیں ۱۲

حضرت علی علیہ السلام کی خیرات

سود کی ممانعت

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا

اچھے اچھے کام کیے اور پابندی سے نماز پڑھی اور زکوٰۃ دیا

الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

کیے اُن کے لئے البتہ اُنکا اجر (وثواب) ان کے پروردگار کے پاس ہے اور (قیامت میں)

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

نہ تو اُن پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ دل ہونگے اے ایمان والو خدا سے ڈرو، اور

اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ

جو سود لوگوں کے ذمہ باقی رہ گیا ہے اگر تم سچے مومن ہو تو چھوڑ دو،

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ

اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خدا لہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ

رہو اور اگر تم نے توبہ کی ہے تو تمہارے لیے تمہارا اصل مال ہے،

اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ

نہ تم کسی کا زبردستی نقصان کرو اور نہ تم پر زبردستی کی جائے گی، اور اگر کوئی

كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ

تنگ دست (تمہارا قرضدار ہو) تو اُسے خوش حالی تک کی مہلت (دو) اور اگر تم سمجھو تو

تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾

تمہارے حق میں یہ زیادہ بہتر ہے کہ (اصل بھی) بخش دو،

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۡ ثُمَّ

اور اُس دن سے ڈرو جس دن تم سب کے سب خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے

تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع

پھر جو کچھ جس شخص نے کیا ہے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا، اور اُن کی ذرا بھی حق تلفی نہ

لہ اسی وجہ سے حضرت رسول نے سود اور اُس کے کھلانے والے اور اُس کے سود خوار خدا اور رسول سے لڑتا ہے۔ خرید و فروخت کرنے والے اس کے کاتب و گواہ سب پر لعنت کی ہے۔ ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ

ہوگی، اے ایمان دارو جب ایک میعاد مقرر تک کے لئے آپس میں قرض کا لین دین

مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ

کرو تو اُسے لکھا (پڑھی کرا) لیا کرو اور لکھنے والے کو چاہیئے کہ تمہارے درمیان (تمہارے قول و اقرار

بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ

کو) انصاف سے ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے والے کو لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہیے (بلکہ جس طرح

اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَ

خدا نے اُسے (لکھنا پڑھنا) سکھایا ہے (اسی طرح) اسکو بھی (بیعذر) لکھ دینا چاہیئے اور جسکے ذمہ قرض عائد

لیکن اگر قرض لینے والا کم عقل یا معذور یا

لہ یعنے کچہری میں گواہی دینے کے لئے کیوں کہ اس کی گواہی پر حق کا دارومدار ہے اور حق تلفی ناجائز ہے۔ مگر جب حاکم عادل ہو۔ ۱۲-۱۲-۱۲

لْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ

ہوتا ہے اُسی کو چاہیئے کہ (تمسک) کی عبارت بتاتا جائے اور خدا سے جو اُسکا (سچا) پالنے والا ہے ڈرتا رہے

الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

اور (بتانے میں) اور قرض دینے والے کے حقوق میں کچھ کمی نہ کرے اور اگر قرض لینے والا کم عقل یا معذور یا

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا

خود (تمسک کا مطلب) لکھوا نہ سکتا ہو تو اُسکا سرپرست ٹھیک ٹھیک انصاف سے لکھوا دے اور اپنے لوگوں

شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

میں سے جن لوگوں کو تم گواہی کے لیے پسند کرو (کم سے کم) دو مردوں کی گواہی کرا لیا کرو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو (کم سے

وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ

کم) ایک مرد اور دو عورتیں (کیونکہ) ان دونوں میں سے اگر ایک بھول جائے گی تو ایک دوسری

اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا يَاْبَ

کو یاد دلا دے گی، اور جب گواہ حکام لہ کے سامنے (گواہی کے لئے)

الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْــَٔـمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ

بلائے جائیں تو حاضر ہونے سے انکار نہ کریں اور قرض کا معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسکی میعاد

قرض لینے دینے کا طریقہ

گواہی سے منہ نہ پھیرو

صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ

معین تک کی (دستاویز) لکھوانے میں کاہلی نہ کرو، خدا کے نزدیک تو لکھا پڑھی بہت ہی منصفانہ کارروائی

وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَن

ہے اور گواہی کے لئے بھی بہت مضبوطی ہے اور بہت قرین (قیاس) ہے کہ تم آئندہ کسی طرح کے شک و

تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ

شبہہ میں نہ پڑو مگر جب نقد انقدی سودا ہو، جو تم لوگ آپس میں اُلٹ پھیر کیا کرتے ہو تو اس کی (دستاویز)

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۖ

کے نہ لکھنے میں تم پر کچھ الزام نہیں ہے (ہاں) اور جب اس طرح کی خرید و فروخت ہو تو گواہ کر لیا کرو اور کاتب

وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ

(دستاویز) اور گواہ کو [1] ضرر نہ پہنچایا جائے اور اگر تم ایسا کر بیٹھے تو یہ ضرور تمہاری شرارت ہے

فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ

اور خدا سے ڈرو، خدا تم کو (معاملے کی صفائی) سکھاتا ہے اور وہ ہر چیز کو

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا

خوب جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ ملے

كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم

(اور قرض دیتا ہو) تو رہن باقبضہ رکھ لو اور اگر تم میں سے ایک کا ایک کو اعتبار

بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ

ہو تو (یونہی قرض دے سکتا ہے مگر) پھر جس شخص پر اعتبار کیا گیا ہے (قرض لینے والا) اُسکو چاہیئے

اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا

کہ قرض دینے والے کی امانت (قرض) پوری پوری ادا کر دے اور اپنے پالنے والے خدا سے ڈرے (مسلمانو)

فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾ ع ۲ ۷

تم گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو چھپائے گا تو بیشک اُس کا دل گنہگار ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اسکو خوب جانتا

[1] کہ اس کو زبردستی پکڑ کے لکھوائیں یا گواہ بننے پر مجبور کریں۔ ۱۲-۱۲-۱۲

دستاویز کا مضمون نہ ہو تو رہن کر لو

گواہی نہ چھپاؤ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ خدا ہی کا ہے، اور

مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ

جو تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسکو ظاہر کرو یا اُسے چھپاؤ خدا تم سے اسکا حساب لے گا، پھر جس کو

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ

چاہے بخش دے لہ اور جس پر چاہے عذاب کرے، اور خدا ہر

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۸۴ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ

چیز پر قادر ہے (ہمارے) پیغمبر (محمدؐ) جو کچھ اُن پر اُن کے پروردگار کی طرف سے

اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ

نازل کیا گیا ہے اُس پر ایمان لائے اور اُنکے ساتھ مومنین بھی (سب کے) سب، خدا اور

بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ

اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُسکے رسُولوں پر ایمان لائے (اور کہتے ہیں

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَ

کہ) ہم خدا کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور کہنے لگے اے ہمارے پروردگار

اَطَعْنَا ڭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۲۸۵ لَا يُكَلِّفُ

ہم نے (تیرا ارشاد) سُنا اور مان لیا، پروردگارا ہمیں تیری ہی مغفرت (کی خواہش ہے)

اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا

اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے خدا کسی کو اُسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اُس نے اچھا کام کیا تو اپنے

مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ

نفع کے لیے اور بُرا کام کیا تو (اس کا وبال) اُسی پر پڑے گا، اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو

اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے اگلے لوگوں پر لہ

لہ احادیث میں وارد ہے کہ خدا چند چیزوں پر عذاب نہ کرے گا (۱) بیہودہ وسوسے کیونکہ اس میں انسان مجبور ہے۔ (۲) خطا نسیان جہل (۳) طاقت سے باہر (۴) مجبوری۔ ۱۲-۱۲

لہ اگلے پیغمبروں کی اُمت پر ہماری نسبت احکام بہت سخت تھے مثلاً رات دن میں پچاس وقت کی نمازیں، مال کا چوتھائی حصہ زکوٰۃ، نجاست لگنے سے کپڑے کو کتر دینا مسجد کے سوا دوسری جگہ نماز نہ پڑھنا، تیمم سے نماز نہ صحیح ہونا گناہ کرنے پر اس کی نشانی گنہگار کی پیشانی پر ظاہر ہو جانا گھر میں گناہ کیا تو دروازہ پر لکھ جانا وغیرہ وغیرہ مگر حضرت رسول کی برکت سے یہ سب تکلیفیں ہم سے اٹھا لی گئیں۔ ۱۲

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا

بوجھ ڈالا تھا، اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس کے اٹھانے کی ہمیں طاقت

طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟

نہ ہو ہم سے نہ اٹھوا، اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ع ۲۸۶

اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے، تو ہی کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر

(۳) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ (۸۹)

اٰیاتُھا ۲۰۰ رکوعاتُھا ۲۰

سورۂ آل عمران مدینہ میں نازل ہوا اس کی دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝ ۱ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ ۲ نَزَّلَ

الم۔ اللہ ہی وہ (خدا) ہے جسکے سوا کوئی قابل پرستش نہیں ہے وہی زندہ (اور) سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے (اے رسول)

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

اُسی نے تم پر برحق کتاب نازل کی جو آسمانی کتابیں پہلے سے (اُسکے سامنے موجود ہیں) اُنکی تصدیق کرتی ہے اور

يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ ۳ مِنْ

اُسی نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے واسطے توریت و

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۭ اِنَّ

انجیل نازل کی، اور حق و باطل میں تمیز دینے والی (کتاب قرآن) نازل کی بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ

جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو نہ مانا اُن کے لئے سخت عذاب ہے، اور

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ ۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى

خدا ہر چیز پر غالب بدلہ لینے والا ہے، بے شک خدا پر کوئی چیز پوشیدہ

ع ۱ اس سورہ میں خدائے عالم دوانا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے میں اجمالاً چند کو عرض کرتا ہوں (۱) اپنی توحید اور اپنے سوا دوسرے معبودوں کا باطل ہونا (۲) کتب سابقہ توریت و انجیل وغیرہ کی تصدیق (۳) انکہ معصومین کا تمامی عالم خصوصاً علم قرآن میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہونا (۴) جنگ بدر کا قصہ (۵) انسان کا حریص الطبع ہونا (۶) خداوند عالم کا عادل (۷) اسلام کی حقیقت اور دوسرے مذاہب کا بطلان (۸) قتل انبیاء کی سزا (۹) خدا ہی کا اصل مالک ہونا وہ جسے چاہے سلطنت دے اور جسے چاہے فقیر بنائے (۱۰) تقیہ کا حکم (۱۱) رسول کی اطاعت کا واجب ہونا (۱۲) حضرت مریم کا قصہ (۱۳) حضرت یحییٰ کا قصہ (۱۴) حضرت عیسیٰ کا قصہ اور انکی نبوت کی تصدیق (۱۵) نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کا واقعہ (۱۶) حضرت علی کا نفس رسول اور حضرت حسنین کا ابن رسول ہونا (۱۷) یہود و نصاریٰ کی اخلاقی حالت (۱۸) خیرات کی ترغیب (۱۹) خانہ کعبہ کی فضیلت (۲۰) اس امت کی تعریف (۲۱) قیامت کے تذکرے (۲۲) کفار کے ساتھ برتاؤ (۲۳) جنگ احد کا واقعہ (۲۴) موت کی حقیقت (۲۵) اس کی یاد دہی (۲۵) مومنین کی تعریف وغیرہ۔ ۱۲

عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ

نہیں ہے (نہ) زمین میں نہ آسمان میں ، وہی تو وہ (خدا) ہے جو ماں کے پیٹ

الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ إِلَٰهَ

میں تمہاری صورت جیسی چاہتا ہے بناتا ہے ، اُس کے سوا کوئی معبود

إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ

نہیں (وہی ہر چیز پر) غالب (اور) دانا ہے (اے رسولؐ) وہی وہ (خدا) ہے جس نے تم پر کتاب

الْكِتَٰبَ مِنْهُ ءَايَٰتٌ مُّحْكَمَٰتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَٰبِ وَ

نازل کی اُس میں کی بعض آیتیں تو محکم (بہت صریح) ہیں وہی (عمل کرنے کیلئے) اصل (بنیاد) کتاب ہیں

أُخَرُ مُتَشَٰبِهَٰتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ

اور کچھ (آیتیں) متشابہ (گول گول جس کے معنی میں سے پہلو نکل سکتے ہیں پس جن لوگوں کے دل میں

فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَٰبَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ

کجی ہے وہ انھیں آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں تاکہ فساد برپا کریں اور اس خیال سے کہ

تَأْوِيلِهِۦ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا اللَّهُ ۘ وَالرَّٰسِخُونَ

اُنھیں اپنے مطلب پر ڈھال لیں حالانکہ خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں بڑے پایہ [1] پر

فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ۗ

فائز ہیں ان کا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا وہ لوگ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے (یہ) سب (محکم

وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُولُوا الْأَلْبَٰبِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ

ہو یا متشابہ) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور عقل والے ہی سمجھتے ہیں (اور دعا کرتے ہیں) اے ہمارے پالنے والے ہمارے

قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ

دل کو ہدایت کرنے کے بعد ڈانواں ڈول نہ کر اور اپنی بارگاہ سے ہمیں رحمت عطا فرما تیں تو شک

رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ

ہی نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے اے ہمارے پروردگار بیشک تو ایک نہ ایک دن جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں

[1] انس بن مالک کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ راسخون فی العلم کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھ نیکی کی زبان سچی دل مستقیم ہوں اور جو حرام پیٹ اور فرج سے محفوظ ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ یہ صفات حضرت رسولؐ اور ائمہ معصومینؑ کے سوا کسی میں پائے نہیں گئے کیونکہ ان حضرات کے سوا اس امت میں کوئی ایسا نہیں کہ جن کے ہاتھوں نے نیکی کے سوا ظلم

وقف لازم وقف لازم ہیں

راسخون فی العلم کون ہیں

زبان نے سچ کے سوا جھوٹ دل نے استقامت کے سوا کجی ، اور پیٹ اور فرج نے حلال کے سوا حرام اختیار ہی نہ کیا ہو۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۷ مطبوعہ مصر - ۱۲ - ۱۲ -

النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ

لوگوں کو اکٹھا کرے گا (تو ہم پر نظر عنایت رہے) بیشک خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا

الْمِيعَادَ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن کو خدا (کے عذاب) سے نہ

أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ

اُن کے مال ہی کچھ بچائیں گے، نہ انکی اولاد (کچھ کام آئے گی) اور یہی لوگ جہنم

هُمْ وَقُودُ النَّارِ ﴿١٠﴾ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ

کے ایندھن ہوں گے (اُن کی بھی) قوم فرعون اور اُن سے پہلے والوں کی سی

مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ

حالت ہے کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو خدا نے اُنھیں ان کے گناہوں کی سزا دی

وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١١﴾ قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا

اور خدا سخت سزا دینے والا ہے (اے رسول) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن

سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ

سے کہدو کہ بہت جلد تم (مسلمانوں کے مقابلے میں) مغلوب ہو گے اور جہنم میں اکٹھے کئے جاؤ

الْمِهَادُ ﴿١٢﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ

گے اور وہ کیا بُرا ٹھکانا ہے۔ بیشک تمہارے (سمجھنے کے) واسطے اُن دو (مخالف) گروہوں میں جو (بدر کی

تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم

لڑائی میں) ایک دوسرے کے ساتھ گتھ گئے (رسول کی سچائی کی) بڑی بھاری نشانی ہے کہ ایک گروہ خدا کی راہ میں

مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن

جہاد کرتا تھا اور دوسرا کافروں کا جنکو مسلمان اپنی آنکھ سے دوگنا دیکھ رہے تھے (مگر خدا نے قلیل ہی کو فتح دی) اور

يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿١٣﴾

خدا اپنی مدد سے جسکو چاہتا ہے تائید کرتا ہے۔ بیشک آنکھ والوں کے واسطے اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے

ع ۹

لہ بدر کی لڑائی اسلام کی پہلی لڑائی ہے جس میں مسلمان کل تین سو تیرہ آدمی اور ان میں سے کل دو آدمیوں کے پاس گھوڑے تھے، ایک حضرت مقداد اور دوسرے مرثد، باقی سب پیدل تھے اور کل چھ آدمی زرہ پوش تھے باقی بے زرہ اور کفار کے لشکر میں سو آدمی تو صرف سوار اور کل کے کل ہتھیار بند اور مسلمانوں کے لشکر کے علمبردار حضرت علیؓ تھے غرض باوجود قلت اور بے زری کے خدا نے ان کو فتح دی - ۱۲

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ

(دُنیا میں) لوگوں کو اُن کی مرغوب چیزیں (مثلاً) بی بیوں اور بیٹوں اور

وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ

سونے چاندی کے بڑے بڑے لگے ہوئے ڈھیروں اور عمدہ عمدہ گھوڑوں

الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ

اور مویشیوں اور کھیتی کے ساتھ اُلفت بھلی کر کے دکھادی گئی ہے۔ یہ سب دُنیاوی زندگی کے

الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ

(چند روزہ) فائدے ہیں اور (ہمیشہ کا) اچھا ٹھکانہ تو خدا ہی کے ہاں ہے (اے رسول) اُن لوگوں سے کہو کہ کیا میں

بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ

تم کو ان سب چیزوں سے بہتر چیز بتادوں (اچھا سنو) جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی اُنکے لیے اُنکے پروردگار

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

کے ہاں (بہشت کے) وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ اُنمیں رہیں گے اور اُسکے علاوہ اُن

وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ الَّذِيْنَ

کیلئے صاف ستھری بیبیاں ہیں اور (سب سے بڑھکر) خدا کی خوشنودی ہے اور خدا (اپنے) اُن بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے جو

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

(یہ) دُعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے مالک ہم تو بے تامل ایمان لائے ہیں پس تو بھی ہمارے گناہوں کو

النَّارِ ﴿۱۶﴾ الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ

بخش دے اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یہی لوگ ہیں صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور (خدا کے) فرمانبردار اور خدا کی راہ

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ

میں خرچ کرنیوالے اور پچھلی راتوں میں (خدا سے) توبہ استغفار کرنیوالے ضرور خدا اور فرشتوں اور علم والوں نے گواہی دی ہے کہ

اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ

اُسکے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں ہے اور وہ خدا عدل (و انصاف) کے ساتھ (کارخانۂ عالم کا) سنبھالنے والا ہے۔ اُس کے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ
سوا کوئی معبود نہیں (وہی) ہر چیز پر غالب (اور) دانا ہے (سچا) دین تو خدا کے نزدیک یقیناً (بس یہی) اسلام ہے
الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ
اور اہل کتاب نے جو (اس دین حق سے) اختلاف کیا تو محض آپس کی شرارت اور
بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ
(اصلی امر) معلوم ہو جانے کے بعد (ہی کیا ہے) اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں سے انکار کیا
اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ
تو (وہ سمجھ لے کہ یقیناً خدا اس) بہت جلد حساب لینے والا ہے (اے رسول) پس اگر یہ لوگ تم سے (خواہ
اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا
مخواہ) حجت کریں تو کہہ دو میں نے خدا کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر دیا اور جو میرے تابع ہیں (انھوں نے بھی) اور (اے
الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۗ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ
رسول) تم اہل کتاب اور جاہلوں سے پوچھو کہ کیا تم بھی اسلام لائے ہو یا نہیں پس اگر اسلام لائے ہیں تو بے کھٹکے راہ راست
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾
پر آ گئے اور اگر منہ پھیریں تو اے رسول تم پر صرف پیغام (اسلام) پہنچا دینا فرض ہے (پس) اور خدا اپنے بندوں کو دیکھ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
رہا ہے، بے شک جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور ناحق پیغمبروں کو قتل کرتے ہیں
بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ
اور اُن لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو (انھیں) انصاف کرنے کا حکم کرتے ہیں تو (اے رسول) تم
النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ
اُن لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو یہی وہ (بدنصیب) لوگ ہیں جن کا سارا کیا کرایا
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾
دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت گیا اور کوئی اُن کا مددگار نہیں (اے رسول) کیا تم نے اُن (علمائے یہود)

ع ۱۱ ۱۲

ف ۱ اس آیت کے لفظی معنی تو یہ ہوئے کہ میں نے اپنے منہ کو خدا کے واسطے جھکا دیا مگر جو محاورات میں منہ کی جگہ سر اور گردن کا استعمال کرتے ہیں اور گردن جھکانا بولتے ہیں منہ جھکانا نہیں بولتے اسی وجہ سے میں نے منہ کی جگہ سر استعمال کیا ہے۔

ف ۲ یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ ان لوگوں نے ایک روز میں پہر دن چڑھتے چڑھتے ۴۳ نبیوں کو قتل کر ڈالا تھا ان کمبختوں کی نصیحت کے واسطے ایک سو بارہ خدا کے نیک بندے اٹھ کھڑے ہوئے اُس پر ان شریروں نے ان بچاروں کو بھی تہ تیغ کر دیا اور چونکہ حضرت رسول کے زمانے کے یہودی بھی اس ناشائستہ حرکت سے خوش تھے اُن کی تنبیہ کے لیے یہ آیت نازل ہوئی اسی وجہ سے حضرت رسول نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص مبتلا ہوگا جس نے انبیاء یا نیک کام کے حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے بندوں کو قتل کیا ہوا یسی بناء پر حضرت رسول نے عمار یاسرؓ سے فرمایا تھا کہ تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور تو ان کو بہشت کی طرف بلاتا ہوگا اور وہ تجھے دوزخ کی طرف بلائیں گے اس سے بھی صاف واضح ہے کہ جناب امیرؓ امیر معاویہ کے مقابلہ میں حق پر تھے اور وہ لوگ ناحق پر اور حضرت کے ساتھی جنتی اور طرف مقابل جہنمی تھے۔

ف ۳ توریت میں شوہر دار عورت اور بی بی والے مرد کی زنا کی سزا سنگسار کرنا تھی ابتدائے اسلام میں بنی اسرائیلیوں میں ایک ایسے ہی مرد اور عورت نے زنا کیا تھا، شرارت تو گویا ان کی گھٹی میں تھی وہ دونوں تھے خوش حال ان کے علماء کو یہ فکر ہوئی کہ کسی حیلے سے ان دونوں کو سزا سے بچانا چاہیئے اور تو کچھ بن نہ پڑا بیٹے بیٹے یہ سوجھی کہ اس کا فیصلہ نبی پیغمبر سے کرانا چاہیئے یہ ٹھان کر حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے یہاں اور رعایت کا نام کہاں تھا مکاری سے بھی کچھ کام نہ چلا (باقی برصفحہ ۸۳)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ

کے حال پر نظر نہیں کی جن کو (فہم) کتاب (توریت) کا ایک حصہ دیا گیا تھا (اب) ان کو کتاب خدا کی

اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ

طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہی (کتاب) اُن کے جھگڑے کا فیصلہ کردے اس پر بھی اُن میں کا ایک گروہ

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ

مُنہ پھیر لیتا ہے اور یہی لوگ (دگردانی کرنے والے ہیں) یہ اسوجہ سے ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں گنتی کے چند دنوں

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

کے سوا جہنم کی آگ ہرگز چھوئے گی بھی تو نہیں جو افترا پردازیاں یہ لوگ برابر کرتے آئے ہیں اُسی نے

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ

انہیں اُنکے دین میں دھوکا دیا ہے پھر اُن کی کیا گت بنے گی جب اُنکو ایک دن (قیامت) جس کے آنے میں کوئی شبہ

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ

نہیں اکٹھا کریں گے اور ہر شخص کو اُس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور اُن کی کسی طرح حق تلفی نہیں کی جائیگی (اے

الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ

رسول) تم تو یہ دُعا مانگو کہ اے خدا تمام عالم کے مالک تو ہی جس کو چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے

تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۡ بِيَدِكَ

سلطنت چھین لے اور تو ہی جس کو چاہے عزت دے اور تو ہی جسے چاہے ذلت دے، ہر طرح کی بھلائی تیرے

الْخَيْرُ ۡ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي

ہی ہاتھ میں ہے بیشک تو (ہی) ہر چیز پر قادر ہے تو ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کردیتا ہے

النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

(تو رات بڑھ جاتی ہے اور تو ہی دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے اور تو ہی بیجان

الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

(انڈا نطفہ وغیرہ) سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان (نطفہ وغیرہ) نکالتا ہے اور تو ہی جس کو

یہودی علماء کی چالاکی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۲) آپ نے توریت کے موافق سنگساری کا حکم دیا، یہ بدنصیب علماء حضرت کو اُمّی سمجھ کر بول اُٹھے کہ توریت میں یہ حکم نہیں ہے۔ غرض توریت آئی یہ لوگ اپنی جبلی شرارت سے یہاں بھی نہ چوکے اور اس آیت کو چھوڑ کر اور آیتیں قبل و بعد کی پڑھ گئے، عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی اور تازہ مسلمان تھے۔ اور توریت اُن کو یاد تھی، انھوں نے توریت اُن کے ہاتھ سے لے کر اُس آیت کو پڑھ دیا اور ان کی چوری پکڑی گئی اسی قصہ کی طرف خدا نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ

چاہتا ہے بیحساب روزی دیتا ہے، مومنین مومنین [1] کو چھوڑ کے کافروں کو اپنا

مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ

سرپرست نہ بنائیں، اور جو ایسا کرے گا تو اس کا خدا سے کچھ سروکار

اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ

نہیں مگر (اس قسم کی تدبیروں سے) کسی طرح اُن (کے شر) سے بچنا [2] چاہو تو (خیر) اور

اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا

خدا تمکو اپنے ہی سے ڈراتا ہے، اور خدا ہی کی طرف لوٹ کے جانا ہے (اے رسول) تم (اُن لوگوں سے)

فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي

کہہ دو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم خواہ اُسے چھپاؤ یا ظاہر کرو (بہرحال) خدا تو اُسے جانتا ہے، اور

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۹﴾

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ (سب کچھ) جانتا ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے،

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا ۚ وَمَا

(اور اسدن کو یاد رکھو) جس دن ہر شخص جو کچھ اچھے عمل (دُنیا میں) نیکی کی ہے، اور جو کچھ برائی کی ہے، اُس کو

عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۗ

موجود پائے گا (اور) آرزو کرے گا کہ کاش اُس کی بدی اور اُسکے درمیان میں زمانۂ دراز حائل)

وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾

ہو جاتا اور خدا تم کو اپنے ہی سے ڈراتا ہے اور خدا (اپنے) بندوں پر بڑا شفیق (و مہربان بھی) ہے

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ

(اے رسول ان لوگوں سے) کہدو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی [3] کرو کہ خدا (بھی) تم کو

اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۱﴾

دوست رکھے گا اور تم کو تمہارے گناہ بخش دے گا اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (آل رسول)

[1] اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ تولا ہر شخص کے لئے کیسی ضروری کیوں ہے کیوں کہ ایمانداروں سے تولا اور خائنین سے بیزاری اور علیحدگی کرنا حکمت اخلاق کا ایک بڑا گر ہے اور اس سے کوئی مذہب خالی نہیں۔ ۱۲ [2] اس سے تقیہ کا حکم ثابت ہے کیوں کہ یہی خدا اور اس کے انبیاء ائمہ اور اخلاقی حکماء کا دین ہے۔ کیوں کہ کام تو یا حرکت ہے یا سکون، اور حرکت و سکون میں فی نفسہ نہ کوئی برائی ہے نہ بھلائی، بلکہ بھلائی اور برائی کا دارومدار اس کی غایت پر ہے مثلاً یہی نماز اگر قربت ہو تو عبادت ہے ریا ہو تو معصیت، جھوٹ اگر بیان حقیقت کی غرض سے ہو تو عبث و سہو کا گناہ کہلائے گا اور اگر مصلحت آمیز یا اصلاح بین الناس مقصود ہو تو ممدوح ہے اور اگر کسی کی جان بچانی ہو تو بطریق اولیٰ اسی کا نام تقیہ ہے۔ اور اسی کو سعدی شیرازی نے یوں ادا کیا ہے دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ۱۲ [3] خداوند عالم نے اپنی محبت کی کسوٹی حضرت رسول کی پیروی کو قرار دیا ہے پس محض دعوی محبت خدا اور رسول کا کسی طرح کافی نہیں ہو سکتا جب تک اپنی کارگزاری سے ثابت نہ کر دے کہ وہ رسول کا سچا پیرو ہے اسی طرح شیعہ علی ہونے کا دعوی اس وقت زیبا ہے جب اپنے افعال، اعمال، رفتار گفتار سے یہ کر دکھائے کہ جو کام جناب امیر جس وقت کرتے تھے اسی طرح وہ بھی کر گزرے فقط نام کا شیعہ مومن ہونا کافی نہیں ہے اور جب ان کا پیرو ہوگا تو رسول کا بھی اور جب رسول کا پیرو ہوگا تب خدا کا دوست ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ کوئی دوست اپنے دوست کو عذاب میں مبتلا کرنا پسند نہیں کرتا پھر خدا کیونکر جہنم کی سزا دے سکتا ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا

کہدو کہ خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر یہ لوگ اس سرتابی کریں تو

يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ

(سمجھ لیں کہ) خدا کافروں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا، بے شک خدا نے آدم اور نوحؑ اور

اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا

خاندان لہ ابراہیم اور خاندان عمران کو سارے جہان سے برگزیدہ کیا ہے بعض کی اولاد لہ کو

مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ

بعض سے اور خدا (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے (اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب عمران کی بی بی

رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ

(حنہ نے خدا سے) عرض کی کہ اے میرے پالنے والے میرے پیٹ میں جو بچہ ہے (اسکو میں دنیا کے کام سے)

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ

آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما، تو بیشک بڑا سننے والا (اور) جاننے والا ہے پھر جب بیٹی

رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۭ

جن چکیں تو (حیرت سے) کہنے لگیں اے میرے پروردگار (اب) میں کیا کروں (میں تو یہ لڑکی جنی ہوں اور) لڑکا لڑکی کے ایسا (دیگا گھرانا)

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ

نہیں ہوتا حالانکہ (اس کہنے کی ضرورت کیا تھی) جو وہ جنی تھیں خدا اس (کی شان و مرتبہ سے خوب واقف تھا اور میں

اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾

نے اسکا نام مریم رکھا اور میں اسکو اور اس کی لہ اولاد کو شیطان مردود (کے فریب) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں تو

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ

اُنکے پروردگار نے (اُنکی نذر (مریم لہ کو خوشی سے قبول فرمالیا اور اس کی نشوونما اچھی طرح کی اور زکریا کو اُن کا

وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۭ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ

کفیل بنایا جب کبھی وقت زکریا اُن کے پاس (ان کے عبادت کے حجرے میں جاتے

لہ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت رسولؐ آل ابراہیمؑ سے ہیں ان کا یہ بھی قول ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ حضرت ابراہیمؑ کے اہلبیت ہیں پس اس آیت سے صاف صریحی طور پر ثابت ہوا کہ خدا نے حضرت رسولؐ اور ان کے اہلبیت کو سارے جہان سے افضل بنایا، فرشتے ہوں یا جنات آدمی ہوں یا غیر جنسے کہ پیغمبر ہوں پر بھی فضیلت ثابت ہوتی، دیکھو مواہب لدنیہ و منثور جلد ۲ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷۰ اور تفسیر ثعلبی میں ہے کہ مصحف ابن مسعود میں آل عمران کے بعد آل محمدؐ بھی تھا۔ ۱۲ لہ طبرانی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علیؑ کے ساتھ یمن میں تھا جب میں وہاں سے مدینہ آیا تو چونکہ حضرت علیؑ نے مال خمس سے ایک لونڈی لے لی تھی۔ مجھے ان پر بڑا غصہ تھا اور میں نے رسولؐ اللہ کے سامنے انکی شکایت کرنا چاہی تو مجھے بعض لوگوں نے فضائل کی تاکہ حضرت علیؑ حضرت رسولؐ کی آنکھوں سے گر جائیں اور خود حضرت رسولؐ ان باتوں کو دروازے کی آڑ سے سن رہے تھے یہ سنتے ہی آپؐ غصہ میں نکلے اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو علیؑ سے عداوت رکھتے ہیں یاد رکھو کہ جس نے علیؑ سے بغض رکھا اور جس نے علیؑ سے جدائی اختیار کی وہ مجھ سے چھوٹا، علیؑ یقیناً مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں وہ میری طینت سے پیدا ہوئے اور میں ابراہیمؑ کی مٹی سے اور ابراہیمؑ سے میں افضل ہوں اسکے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی ذریۃ بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم۔ اے بریدہ اس لونڈی کی نسبت علیؑ کا حق کہیں زیادہ ہے۔ دیکھو صواعق محرقہ اور اس آیت کو امام حسنؑ کے بارے میں بھی لکھا ہے۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۱۸ مطبوعہ مصر ۱۲ لہ خداوند عالم نے حضرت عمران کو وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ میں تمہیں ایک ایسا لڑکا عطا کرونگا جو خدا کے حکم سے مادرزاد اندھوں کو بینا اور مردوں کو زندہ کریگا اور بنی اسرائیل کا پیغمبر ہوگا، عمران نے اسکو اپنی بی بی سے بیان کرا باقی برصفحہ ۸۶

وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ

تو مریم کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کو موجود پاتے تو پوچھتے کہ اے مریم یہ (کھانا) تمہارے پاس کہاں سے (آیا)

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ

تو مریم یہ کہہ دیتی تھیں کہ یہ خدا کے یہاں سے (آیا) ہے بے شک خدا جس کو چاہتا ہے بیحساب روزی

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۷ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ

دیتا ہے (یہ ماجرا دیکھتے ہی) اُسی وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دُعا کی اور عرض کی اے میرے

هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ

پالنے والے تو مجھ کو (بھی) اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو ہی دُعا کا

الدُّعَاۗءِ ۝۳۸ فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَهُوَ قَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي

سُننے والا ہے، ابھی زکریا حجرے میں کھڑے (یہ) دُعا کر ہی رہے تھے کہ فرشتوں نے انکو

الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ

آواز دی کہ خدا تم کو یحییٰ (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (عیسیٰ) کی تصدیق

مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۳۹

کریگا اور (لوگوں کا) سردار ہوگا اور عورتوں کی طرف رغبت نہ کرے گا اور نیکوکار نبی ہوگا زکریا

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَ

نے عرض کی پروردگارا! مجھے لڑکا کیوں کر ہو سکتا ہے۔ حالانکہ میرا بڑھاپا پہنچا اور (اس پر)

امْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝۴۰ قَالَ

میری بی بی بانجھ ہے (خدا نے) فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے زکریا نے عرض کی

رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

پروردگارا میرے (اطمینان کے) لیے کوئی نشانی مقرر فرما، ارشاد ہوا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم تین

اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝۴۱

دن تک لوگوں سے بات نہ کر سکو گے مگر اشارے سے اور (اسکے شکریہ میں) اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد کرو اور رات

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

دیا تھا اسی وجہ سے حنہ کو یہ خیال تھا کہ میرے پیٹ میں لڑکا ہے مگر جب بیٹی پیدا ہوئی تو حسرت و افسوس کے لہجہ میں کہنے لگیں خدایا یہ تو بیٹی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بیٹی بیٹے کے برابر نہیں ہوتی میری منت کیسے پوری ہو مگر خدا کو تو یہ منظور تھا کہ اس لڑکی کے پاک بطن سے ایک نبی پیغمبر پیدا ہو تو ایسی لڑکی لڑکوں سے بدرجہا اچھی ہوئی۔

۱۲ ایک دفعہ حضرت رسول خدا جناب فاطمہ کے گھر میں تشریف لائے اور پانی مانگا جناب سیدہ نے ایک بکری کے پیالہ میں پانی حاضر کیا، آپ نے اس میں ہاتھ ڈبویا اور پانی کو جناب فاطمہ کے سر اور سینہ پر چھڑکا اور دُعا کی خداوندا میں اسکو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے تیری پناہ میں دیتا ہوں یہ جناب سیدہ کے معصوم ہونے کی کافی دلیل ہے اور اس سے ظاہر ہوا کہ اگرچہ یہ آیت بظاہر جناب مریم کیلئے ہے مگر حقیقۃً مریم کبریٰ جناب فاطمہ کے واسطے ہے دیکھو صواعق محرقہ ابو داؤد وغیرہ ۱۲

۱۳ جناب عمران کی بی بی حنہ حضرت مریمؑ سے حاملہ ہوئیں تو نذر کی تھی کہ میں اس مولود کو دنیا کے کاروبار سے آزاد کر کے مسجد بیت المقدس کی خدمت کیواسطے خدا کی راہ میں چھوڑ دونگی کیونکہ اس زمانے کے اچھے لوگوں کا یہی دستور تھا کہ ہر شخص کم سے کم اپنے ایک لڑکے کو بیت المقدس کی خدمت کیلئے چھوڑ دیتا تھا اور اسکے رفع حاجت کے سوا بیت المقدس سے باہر نہ جاتے تھے مسجد میں مجاور دیتے چھڑکاؤ کرتے روشنی اور عابدوں کی خدمت کرتے تھے اور اس کو ایک بڑی عبادت سمجھتے تھے حضرت مریمؑ پیدا ہوئیں تو انکی ماں نے ان کا نام مریم رکھا جس کے معنے عبرانی زبان میں کنیز خدا کے ہیں غرض مریم کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اپنی منت پوری کرنے کو بیت المقدس میں لائیں وہاں کے مجاور دق ع ۱۱ ۱۲ غدہ کیا کہ خلاف دستور لڑکی کو کیونکر لیں مگر جب بی بی حنہ نے کہا کہ مجھے خدا نے خواب میں یہی حکم دیا ہے۔ تب مجبور ہوئے اور ہر شخص ان کی پرورش کا متمنی ہوا آخر قرعہ کی (بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۷ پر)

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَ

کو اور صبح تڑکے (ہماری) تسبیح کیا کرو اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم تم کو خدا نے

طَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمَرْيَمُ ۝۴۲

برگزیدہ کیا اور (تمام گناہ اور برائیوں سے) پاک صاف رکھا، اور سارے دنیا جہان کی عورتوں میں سے تمکو منتخب کیا ہے (تو) اے

اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝۴۳

مریم (اس کے شکریہ میں) اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ اور رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ

(اے رسول) یہ (خبر) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجتے ہیں (اے رسول) تم تو

لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا

اُن (سرپرستان مریم) کے پاس موجود نہ تھے، جب وہ لوگ اپنا اپنا قلم (دریا میں بطور قرعہ کے) ڈال

كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝۴۴ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ

رہے تھے (دیکھیں) کون مریم کا کفیل بنتا ہے اور نہ تم اس وقت اُنکے پاس موجود تھے جب وہ لوگ آپس میں جھگڑ رہے تھے

اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى

(وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا اے مریم خدا تم کو اپنے حکم سے ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دیتا

ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ

ہے جسکا نام عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوگا۔ (اور) دُنیا اور آخرت (دونوں) میں باعزت (آبرو) اور خدا کے

الْمُقَرَّبِيْنَ ۝۴۵ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ

مقرب بندوں میں ہوگا۔ اور (پنگھوڑے میں) جب جھولے میں پڑا ہوگا اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں

الصّٰلِحِيْنَ ۝۴۶ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ

میں یکساں) لوگوں سے باتیں کریگا اور نیکوکاروں میں سے ہوگا (یہ سنکر مریم تعجب سے) کہنے لگیں پروردگار مجھے لڑکا

يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ

کیونکر ہوگا حالانکہ مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں (ارشاد) ہوا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جب وہ کسی کام

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
نوبت پہنچی اور قرعہ حضرت زکریا کے نام نکلا حضرت زکریا حضرت مریم کے بہنوئی تھے اپنے گھر لے گئے اور پرورش شروع ہوگئی جب حضرت مریم سن تمیز کو پہنچیں تو حضرت زکریا نے انکی عبادت کے واسطے ایک حجرہ الگ کرنے پر بنا دیا کہ کوئی شخص بغیر زینہ کے اوپر نہ جا سکتا تھا اور جب کہیں باہر جاتے تھے تو مریم کو حجرہ میں رکھ کے قفل بند کر دیتے اور کبھی اپنے ساتھ لے جاتے اور جب باہر سے آتے تو دیکھتے مریم کے پاس جاڑوں میں گرمی کے میوے رکھے ہوتے ہیں یہ دیکھ کر تعجب کرتے پوچھنے پر معلوم ہوتا کہ خدا نے بیمصیبت بلا سے اور رات کو جب اپنے گھر جاتے تو مریم کو بھی لیتے جاتے تھے یوں حضرت مریم کی پرورش ہوئی (حاشیہ صفحہ ۸۶) ۱؎ حضرت زکریا حضرت سلیمان کی نسل سے تھے اسی وجہ سے بیت المقدس کی خدمت انکے سپرد تھی مگر جب اٹھانوے برس کا سن ہوا اور بوڑھے ہوئے تو اکثر اس سوچ میں رہا کرتے تھے کہ آخر اس خدا کے گھر کا متولی کس کو بناؤں حضرت مریم کو اگرچہ پرورش کر رہے تھے اور انہیں کے خاندان کی لڑکی تھیں مگر پھر لڑکی تھیں جب حضرت مریم کے پاس بہشتی میوے دیکھے تو فوراً فطرت انسانی نے جوش مارا اور اولاد کی تمنا میں دعا کرنے لگے جب قبول ہوگئی تو خود بھی تعجب سے کہنے لگے ہائیں میرے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے میں خود بڈھا بی بی میری بانجھ مگر خدا نے تشفی کر دی اور اپنی یاد کی طرف متوجہ کرنے اور تسکین دینے کے واسطے تین روز سے متواتر رکھنے کا حکم دیا۔ سچ ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)
۱؎ جب حضرت مریم کی ماں نے بیت المقدس میں لیکر آئیں اور حضرت مریم کی پرورش کی تمنا میں وہاں کے عابدوں میں باہم جھگڑا ہونے لگا تو آخر یہ طے قرار پائی کہ ہر شخص اپنے اپنے تورات لکھنے کا قلم ندی میں جو وہاں سے قریب ہی تھی ڈالے اور جس کا قلم پانی پر تیرتا رہ جائے وہی مریم کا متکفل رہے آخر دعویداروں نے اپنے اپنے قلم ڈالدیئے مگر حضرت زکریا کے سوا سب کے قلم ڈوب گئے اور اسی بنا پر حضرت زکریا حضرت مریم کے کفیل بنے (باقی برصفحہ ۸۸)

اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۴۷ وَيُعَلِّمُهُ

کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے اور (اے مریم) خدا

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝۴۸ وَرَسُوْلًا

اس کو (تمام) کتب آسمانی اور عقل کی باتیں اور (خاص کر) توریت و انجیل سکھا دیگا، اور بنی اسرائیل

اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ

کا رسول (قرار دے گا اور وہ اُن سے یوں کہے گا) میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (اپنی نبوت کی)

رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ

یہ نشانی لے کر آیا ہوں کہ میں گندھی ہوئی مٹی سے ایک پرندہ کی مورت بناؤں گا، پھر اس پر (کچھ)

فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

دم کروں گا تو وہ خدا کے حکم سے اڑنے لگے گا اور میں خدا ہی کے حکم سے مادر زاد اندھے

وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا

اور کوڑھی کو اچھا کروں گا، اور مُردوں کو زندہ کروں گا، اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور

تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو میں (سب) تم کو بتا دوں گا۔ اگر تم ایماندار ہو تو بیشک تمہارے

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۴۹ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ

لیے ان باتوں میں (میری نبوت کی) بڑی نشانی ہے اور توریت جو میرے سامنے موجود ہے۔ میں اسکی تصدیق

مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ

کرتا ہوں اور (میرے آنے کی) ایک غرض یہ (بھی) ہے کہ جو چیزیں تم پر حرام ہیں۔ اُنہیں سے بعض کو (حکم خدا سے) حلال

وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۵۰ اِنَّ

کردوں اور میں تمہارے پروردگار کی طرف (اپنی نبوت کی) نشانی لیکر تمہارے پاس آیا ہوں۔ پس تم خدا

اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۵۱

سے ڈرو اور میری اطاعت کرو بیشک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اسکی عبادت کرو (کیونکہ یہی نجات کا)

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

لہ اس واقعہ پر یہود و دہریہ اور اُن کے چیلے نیچری اس شبہ میں پڑے ہیں کہ بے باپ کے بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے مگر میں اس حیرت میں ہوں کہ خود ماں باپ دونوں سے مل کر کیونکر پیدا ہوئے اگر وہ کہیں کہ دونوں نطفوں کا مل جانا پیدائش کا سبب ہے تو آخر سیکڑوں ہزاروں نطفے روزانہ بیکار کیوں جاتے ہیں انسان جب جماع کرے تو نطفہ کیوں منعقد نہیں ہوتا اور سیکڑوں بے اولاد کیوں رہ جاتے ہیں، آخر اس میں اثر کس نے دیا کہ کہیں ہو اولاد کہیں نہ ہو اور اگر یوں ہی آدمی بن گئے تو دور و تسلسل دست گریبان ہے جس کے بطلان کی دلیلوں سے حکمت کی کتابیں بھری ہیں اور اگر ابتدا میں کیڑوں کی طرح مٹی سے بنے اور پھر جوڑے سے تو اس مٹی کی تاثیر کا کیا سبب اور اس الٹ پھیر کا کیا باعث اور مٹی سے نہ ہونے کے کیا معنی اور اگر چہ طرح طرح کے بھیس اور روپ بدلنا مادے کی کارستانی ہے تو یہ کرتب اسے کس نے بتایا اور مادہ تو متاثر ہے پھر اس میں موثر کون ہے اور اگر قدیم سے یوں ہی چلا آیا ہے تو پھر وہی دور و تسلسل گلو گیر ہے پھر ایک ذاتی قدرت کی حاجت ہوگی جو ہر طرح کامل اور ہر عیب سے پاک صاف ہو۔ تو جب یہ سب کرشمے اسی ایک کی قدرت کے ہیں تو جس نے دو کثیف نطفوں میں یہ تاثیر عطا کی اسے ایک میں دُنیا کیا دشوار ہے بلکہ ہر طرح ممکن، اور جب ممکن ہوا تو مخبر صادق نے اس کی خبر دی پھر ماننا واجب واللہ اعلم ۱۲۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

لہ چونکہ حضرت مریم نے خدا پر بھروسہ کیا (بقیہ صفحہ ۸۹ پر)

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ

سیدھا راستہ ہے پھر جب عیسیٰ نے (اتنی باتوں کے بعد بھی) اُن کا کفر (پر اڑے رہنا) دیکھا تو (آخر)

اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ

کہنے لگے کون ایسا ہے جو خدا کی طرف ہو کر میرا مددگار بنے (یہ سُنکر) حواریوں[1] نے کہا ہم خدا کے طرفدار

وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۵۲ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ

ہیں، اور ہم خدا پر ایمان لائے اور (عیسیٰ سے کہا) آپ گواہ رہیئے کہ ہم فرمانبردار ہیں (اور خدا کی بارگاہ میں

اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۵۳ وَمَكَرُوْا

عرض کی کہ اے ہمارے پالنے والے جو کچھ تو نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے (تیرے) رسول (عیسیٰ) کی پیروی

وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝۵۴ اِذْ قَالَ اللّٰهُ

اختیار کی (تو) ہم نے بھی (اپنے رسول کے) اگواہوں کے دفتر میں لکھ لیا (یہودیوں نے (عیسیٰ سے) مکاری کی اور خدا نے (اُسکے دفعیہ کی) اور (یہ) مکر کی اور خدا سب

يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ

سے بہتر تدبیر کرنیوالا ہے (وہ وقت بھی یاد کرو) جب عیسیٰ سے خدا نے فرمایا اے عیسیٰ میں ضرور تمہاری زندگی کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی

مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ

طرف اُٹھا لونگا اور کافروں (کی گندگی) سے تم کو پاک و پاکیزہ رکھونگا اور جن لوگوں نے تمہاری پیروی کی اُن کو قیامت تک کافروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

پر غالب رکھوں گا، پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے تب (اُس دن) جن

فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝۵۵ فَاَمَّا

باتوں میں تم (دُنیا) میں جھگڑے کرتے تھے (اُنکا) تمہارے درمیان فیصلہ کر دُونگا۔ پس جن

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا

لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن پر دُنیا و آخرت (دونوں) میں سخت عذاب کروں گا،

وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۵۶ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا، اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

ع ۵ ۱۳ ۱۰ ۱۳۱

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
اور شادی نہ کی تو خدا نے بھی خود بخود بن مانگے منہ مانگی مراد سے گود بھر دی اور فقط جیتا جاگتا نہیں بلکہ دوسرے کا جلانے والا بیٹا عطا کیا اللہ رے تیری قدرت۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)
[1] وہ بارہ آدمی جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائے حواری کہلاتے ہیں عبرانی لغت میں حور کے معنی خالص سفیدی کے ہیں پس انھیں حواری یا تو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے دھوبی کا پیشہ کرتے تھے اور کپڑوں کو نکھار کر سفید کر دینے کی وجہ سے انکا یہ نام ہوا، یا اس وجہ سے کہ انکو حضرت عیسیٰؑ نے غسل اصطباغ دیا جو اب تک نصرانیوں میں جاری ہے یا اس وجہ سے کہ حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو کپڑا کاٹ سکھانے کے واسطے ایک رنگریز کے حوالے کیا تھا اتفاقاً اس نے ایک دن انکو چند کپڑے مختلف رنگوں میں رنگنے کے واسطے دیئے اور خود کسی گاؤں میں چلا گیا آپ نے سب کپڑے نیل کے مٹ میں بھونک دیئے اُن کا اُستاد یہ دیکھ کر واویلا مچانے لگا کہ تم نے سب کپڑے ستیاناس کر دیئے آپ نے فرمایا تو گھبراتا کیوں ہے تو جس کپڑے پر جس رنگ کی فرمائش کرے گا میں اسی رنگ کا اس مٹ میں سے نکال دُوں گا یہ استاد شاگرد کا مباحثہ سُن کے بھیڑ یا دھسان خلقت کی بھیڑ اُن کے گرد جمع ہو گئی اب قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے اس نے ایک ایک رنگ کا نام لینا شروع کیا اور آپ خدا کا نام لیکر اسی رنگ کا کپڑا اُسی مٹ سے نکالنے لگے، یہ معجزہ دیکھ کر سب کے سب آپ پر ایمان لائے یا اسلئے کہ وہ لوگ اپنے نفوس کو گناہ کے میل سے پاک صاف رکھتے تھے اور دوسروں کو پاک کرتے تھے اس وجہ سے ان کو حواری کہتے ہیں، یہ لوگ بڑے واعظ تھے خصوصاً وقتا جس کی طرف انجیل کا ایک حصہ منسوب ہے بڑے فاضل تھے یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کے نقیب بارہ حضرت عیسیٰؑ کے حواری بارہ اسی طرح اس اُمت کے ائمہ بارہ ہیں (بقیہ حاشیہ ص ۹۰ پر)

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا

اور اچھے (اچھے) کام کیے تو خدا ان کو پورا اجر و ثواب دیگا ، اور خدا ظالموں کو دوست

يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ

نہیں رکھتا (اے رسول) یہ جو ہم تمہارے سامنے بیان کر رہے ہیں (قدرت خدا کی)

الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ

نشانیاں اور پُراز حکمت تذکرے ہیں۔ خدا کے نزدیک تو جیسے عیسٰی کی حالت ویسی ہی آدم کی

اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

حالت کہ اُن کو مٹی کا پتلا بنا لے کر کہا کہ ہو جا پس (فوراً ہی) وہ (انسان) ہو گیا (اے رسول آپ)

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ فَمَنْ

حق بات (جو) تمہارے پروردگار کیطرف سے (بتائی جاتی) ہے تو تم شک کرنیوالوں میں سے نہ ہو جانا پھر جب

حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ

تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا اسکے بعد بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی) عیسٰی کے بارے میں حجت کرے تو کہو

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ

کہ (اچھا میدان میں) آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں) اور تم اپنی

وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ

عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو لہ کو (بلائیں) اور تم اپنی جانوں کو اسکے بعد ہم سب مل کر خدا کی بارگاہ میں

اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ

گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں (اے رسول) یہ سب یقینی سچے واقعات ہیں ،

الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

اور خدا کے سوا کوئی معبود (قابل پرستش) نہیں اور بیشک خدا ہی (سب پر) غالب (اور)

الْحَكِيْمُ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝

حکمت والا ہے پھر اگر (اس سے بھی) منہ پھیریں تو (کچھ پرواہ نہیں) خدا فسادی لوگوں کو خوب جانتا ہے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۵۲ بنی اسرائیل یہودی جیسی گمشی میں شرارت تھی اور شیطان کی خلوت ہو گئی تھی حضرت عیسٰی کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر جب تھک گئے اور انکی کچھ نہ چلی تو انواع و اقسام کے حیلوں سے ایک شب حضرت عیسٰی کو گرفتار کر کے ایک گھر میں مقید کر دیا اور آپ کے پہلے ہی حواریوں کو وصیت کر کر کے فارغ ہو چکے تھے اور حکم دیدیا تھا کہ تم لوگ اطراف عالم میں پھیل جاؤ اسی شب کو حضرت جبریل بحکم خدا آپ کو روشندان سے آسمان پر نکال لے گئے اور یہ لوگ تڑکے آپ کو پھانسی دینے کے ارادہ سے یہاں پہنچے اور انکا سردار جسکا یہودا نام تھا آپ کو گرفتار کرنے باہر لانے کے واسطے اور لوگوں کو باہر چھوڑ کے گھر میں گھسا اس کا گھسنا تھا کہ اسی کو خدا نے حضرت عیسٰی کی شکل بنا دیا وہ آپ کو گھر میں نہ پا کر اپنے یاروں سے ہاں کہا جو اسکے منہ سے نکلا ہی تھا کہ لوگوں نے اسکو بات کرنے کی بھی مہلت نہ دی اور پکڑ لیا وہ ہر چند غل مچاتا رہا کہ میں عیسٰی نہیں تمہارا دوست یہودا ہوں مگر لوگوں نے ایک نہ سُنی اور سولی دے ہی دی اور پھر مکے یہ سوڈرے اس کی لاش پر تیر بھی مارے جب یہ سب اسکی گت بن چکی تو خدا نے اسکی اصلی صورت کر دی کہ چاہے کن راجا اور پیش اس کو کہتے ہیں بعض روایات میں ہے کہ وہ شب شنبہ اور ۲۱ رمضان کی تھی واللہ اعلم ۱۲ ۵۳ انصاری و مسلمان ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) لہ حضرت عیسٰی کے بارے میں یہود و نصاریٰ دونوں شبہ میں پڑے ہوئے تھے یہود تو آپ کی نسبت یہود و بدگمانی کرتے تھے اور نصاریٰ خدا کا بیٹا کہتے تھے خداوند عالم نے حضرت آدم کی مثال دیکر دونوں کی تشفی کر دی یہود کی اس طرح کہ جب خدا میں یہ قدرت ہے کہ آدم کو بے ماں باپ کے فقط مٹی سے بنا دیا تو عیسٰی کو صرف ماں سے پیدا کرنا کیا تعجب کی بات ہے اور نصاریٰ کی اس طرح کہ اگر عیسٰی کا بے باپ کے پیدا ہونا خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کی دلیل ہے تو آدم کے ماں باپ دونوں نہ تھے پھر انکو خدا یا خدا کا بیٹا بدرجہ اولیٰ ہونا چاہیئے ۱۲

ع ۹

لہ حضرت عیسٰی کے بارے میں

(باقی حاشیہ صفحہ ۹۱ پر)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

(اے رسول) تم ان سے کہو کہ اے اہل کتاب تم ایسی (ٹھکانے کی) بات پر تو آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا

ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائیں اور خدا کے سوا ہم میں سے

بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا

کوئی کسی کو اپنا پروردگار نہ بنائے۔ پھر اگر (اس پر بھی) منہ موڑیں تو کہدو کہ تم گواہ

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

رہنا ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں اے اہل کتاب تم ابراہیم (ع) کے بارے میں (خواہ مخواہ) کیوں جھگڑتے ہو کہ

وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا

کوئی ان کو نصرانی کہتا ہے کوئی یہودی، حالانکہ توریت و انجیل (جن سے یہود و نصاریٰ کی ابتدا ہے) تو اُنکے بعد ہی

تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ

نازل ہوئیں تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے؟ اے لو (ارے تم وہی (احمق) لوگ تو ہو کہ جس کا تمہیں کچھ علم تھا اسمیں

فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

تو جھگڑا کر چکے (خیر) پھر اب اس میں کیا (خواہ مخواہ) جھگڑنے بیٹھے ہو جسکی (سر سے) تمہیں کچھ خبر ہی

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا

نہیں اور حقیقت حال تو اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ نرے

وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾

کھرے حق پرست تھے (اور) فرمانبردار (بندے) اور مشرکوں سے بھی نہ تھے

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ

ابراہیمؑ سے زیادہ خصوصیت تو ان لوگوں کو تھی جو خاص انکی پیروی کرتے تھے

هٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾

اور اس پیغمبر اور ایمانداروں کو (بھی) ہے اور مومنوں [۱] کا خدا مالک ہے۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) نجران کے نصاریٰ کو حضرت رسولؐ نے لاکر سمجھایا کہ انکو خدا کا بیٹا نہ کہو حضرت آدمؑ کی مثال بھی دی مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی آخر آپ نے حکم خدا سے قسما قسمی کی شہرائی جسے مباہلہ کہتے ہیں اور یہ قول و قرار ہوا کہ فلاں جگہ فلاں وقت ہم اور تم دونوں اپنے اپنے بیٹے عورتوں اور جانوں کو لیکر جمع ہوں اور ہر ایک دوسرے پر لعنت کرے اور خدا سے عذاب کا خواستگار ہو جس دن یہ مباہلہ ہونیوالا تھا اصحاب بن سفر کے در دولت پر اس امید میں جمع ہوئے کہ شاید آپؐ ہمراہ لے لیں مگر آپ نے سب کے حضرت سلمان کو ایک سرخ مخمل اور چار لکڑیاں دیکر اس میدان میں ایک چھوٹا سا سائبان کھڑا کرنے کو روانہ کیا اور خود اس شان سے برآمد ہوئے کہ امام حسینؑ کو بغل میں لیا اور امام حسنؑ کا ہاتھ تھاما اور جناب سیدہؑ کو اپنے پیچھے لیا اور حضرت علیؑ کو انکے پیچھے خلاصہ یہ کہ اپنے بیٹوں کی جگہ نواسوں کو اور عورتوں کی جگہ اپنی صاحبزادی جناب فاطمہؑ کو اور اپنی جان کی جگہ حضرت علیؑ کو لیا اور دعا کی کہ خداوندا ہر نبی کے اہلبیت ہوتے ہیں یہ میرے اہلبیت ہیں انکو ہر برائی سے دور اور پاک و پاکیزہ رکھ الغرض جب آپ اس شان سے میدان میں پہنچے تو نصاریٰ کا سردار عاقب انکی طرف دیکھ کر کہنے لگا خدا کی قسم میں ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو کہیں گے تو یقیناً ہٹ جائیگا اسی میں خیریت ہے کہ مباہلہ سے ہاتھ اٹھاؤ ورنہ قیامت تک نسل نصاریٰ سے ایک بچے گا۔ آخر ان لوگوں نے جزیہ دینا قبول کیا تب آپ نے فرمایا کہ واللہ اگر یہ لوگ مباہلہ کرتے تو خدا ان کو بندر و سور کی صورت میں مسخ کر دیتا اور یہ میدان آگ بن جاتا اور نجران کا ایک متنفس حتیٰ کہ چڑیاں نہ بچتیں۔ یہ حضرت علیؑ کی اعلیٰ فضیلت ہے کہ نفس رسولؐ خدا کے حکم سے قرار پائے اور تمام انبیاء سے افضل ٹھہرے دیکھو تفسیر جلالین، بیضاوی جلد اوّل صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ مصر، حامد (حاشیہ صفحہ ہذا)

[۱] چونکہ حضرت ابراہیمؑ ایک نامی پیغمبر گذرے ہیں اس وجہ سے یہود و نصاریٰ میں ہمیشہ یہ جھگڑے رہتے کہ ہر فریق اُن کو اپنی (باقی صفحہ ۹۲ پر)

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا

(مسلمانو!) اہل کتاب سے ایک گروہ نے تو بہت چاہا کہ کسی طرح تم کو راہِ راست سے بھٹکا دیں

يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۶۹ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

حالانکہ وہ (اپنی تدبیروں سے تم کو تو نہیں مگر اپنے ہی کو بھٹکاتے ہیں اور (اس کو سمجھتے بھی) نہیں اے

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝۷۰ يٰٓاَهْلَ

اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ بن سکتے ہو، اے اہل کتاب

الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ

تم کیوں حق و باطل کو گڈمڈ کرتے اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۷۱ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

ہو اور اہل کتاب سے ایک گروہ نے (اپنے لوگوں سے) کہا کہ مسلمانوں پر جو

اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ

کتاب نازل ہوئی ہے اُس پر صبح سویرے ایمان لاؤ اور آخر وقت انکار کر دیا

وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۷۲ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ

کرو شاید مسلمان (اس تدبیر سے اپنے دین سے) پھر جائیں اور جو تمہارے دین کی پیروی کرے اسکے

تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ

سوا کسی دوسرے کی بات کا اعتبار نہ کرو (اے رسول تم) کہدو کہ بیشک خدا ہی کی ہدایت تو ہدایت ہے (یہودی باہم یہ بھی کہتے

مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ

کہ اسکو بھی (نہ ماننا) کہ جیسا (محمدؐ دین) تمکو دیا گیا ہے ویسا کسی اور کو دیا جائے یا تم سے کوئی شخص خدا کے یہاں جھگڑا

بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۷۳ يَّخْتَصُّ

کرے (اے رسول تم ان سے) کہدو کہ (یہ کیا خام خیال ہے) فضل و کرم خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہے دے اور خدا بڑی گنجائش والا

بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۷۴

(اور ہر شے کو) جانتا ہے جس کو چاہے اپنی رحمت کیلئے خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑا فضل (وکرم) والا ہے۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) طرف کہتا آخر یہ دونوں جھگڑتے ہوئے فیصلے کیلئے رسول اللہ کے پاس پہنچے آپ کو خدا نے یہ جواب تعلیم فرمایا کہ ابراہیم کو یہودی یا نصرانی اس معنی سے کہتے ہو کہ توریت و انجیل پر انکا عمل تھا تو سرے ہی سے عقلی ہے توریت و انجیل تو انکے بعد نازل ہوئیں اور اگر یہ مطلب ہے کہ اُس وقت کے ہدایت یافتہ لوگوں کا یہی نام تھا جو اب تمہارا ہے تو بھی غلط کیونکہ ابراہیم اپنے کو حنیف مسلم کہتے تھے نہ یہودی نہ نصرانی اور اگر یہ مطلب ہے کہ سب دینوں میں یہود و نصاریٰ کے دین کو ابراہیم سے زیادہ مناسبت ہے تو بھی غلط کیونکہ ابراہیم سے زیادہ مناسبت یا خود اُن کی اُمت کو تھی یا پچھلی اُمتوں میں اس نبی اور اس کی اُمت کو کیونکہ نام بھی ایک ہی ہے احکام بھی ایک سے ملتے جلتے ہیں پھر تم لوگ کیا بھروسے ہو یہ سنکر وہ اپنا سا منہ لیکر رہ گئے اور کچھ جواب بن نہ پڑا۔ ۱۲ ۔ ۱ ایک حدیث میں ہے کہ محمدؐ کا دوست وہی ہے جو انکی پیروی کرے اگر کوئی رشتہ دار کتنا ہی قریب ہو اور دشمن وہ ہے جو آپ سے منہ موڑے اگرچہ بیگانہ ہو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ بہشت پرہیزگاروں کے لئے ہے اگرچہ حبشی غلام ہو اور جہنم نافرمانوں کیواسطے ہے اگرچہ سید قریشی ہی کیوں نہ ہو (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱ خیبر یا غزنی کے بارہ یہودیوں نے باہم مشورہ کیا کہ تم صبح کو جاکر ظاہر میں مسلمان ہو جاؤ اور شام کو جاکر پھر جاؤ تو شاید اس حیلے سے مسلمان بھی پھر جائیں کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ یہ لوگ منصف تھے کہ اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دین میں آئے تھے پھر کچھ ایسی غلطی پائی کہ پھر گئے مگر دل سے ہرگز اسلام کو نہ مانا اس مکاری کو خدا نے مسلمانوں پر ظاہر کر دیا اور کہہ دیا کہ ہدایت وہی ہے جسے اللہ دے مگر تم کو تو یہ حسد ہے کہ نبوت برابر بنی اسرائیل میں تھی اب دوسرے فریق میں کیوں گئی تو یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے دے اسمیں کسی کا کیا اجارہ۔ ۱۲

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ

اور اہل کتاب کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر اُن کے پاس روپے کے ڈھیر امانت رکھ دو تو بھی اُسے

اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ

(جب چاہو بعینہٖ) تمہارے حوالہ کر دینگے اور بعض ایسے ہیں کہ اگر ایک اشرفی بھی امانت رکھو تو جب

اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ

تک تم برابر اُن (کے سر) پر کھڑے نہ رہو گے تمہیں پھیر نہ دینگے یہ (بد معاملگی) اس وجہ سے ہے کہ اُنکا تو یہ قول ہے کہ

عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

(عرب کے) جاہلوں (کا حق مار لینے) میں ہم پر کوئی (الزام کی) راہ نہیں اور وہ جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان)

الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ

جوڑتے ہے ہیں ہاں (البتہ) جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے، اور پرہیزگاری اختیار کرے،

وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

تو بے شک خدا پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے، بیشک جو لوگ اپنے عہد اور

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

(قسم) اقسام (جو خدا سے کیا تھا اُس) کے بدلے تھوڑا (دُنیاوی) معاوضہ لے لیتے ہیں اُن ہی

اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ

لوگوں کے واسطے آخرت میں کچھ حصہ نہیں، اور قیامت کے دن خدا اُن سے بات تک تو کریگا

وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَ

نہیں اور نہ اُنکی طرف نظر (رحمت) ہی کریگا، اور نہ اُنکو (گناہوں کی گندگی سے) پاک کرے گا اور

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ

اُن کے لئے دردناک عذاب ہے، اور اہل کتاب سے بعض ایسے ضرور ہیں کہ کتاب (توریت)

اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا

میں اپنی زبانیں توڑ مروڑ کے (کچھ کا کچھ) پڑھ جاتے ہیں تاکہ تم یہ سمجھو کہ یہ کتاب کا جزو ہے حالانکہ

لہ خداوند عالم مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ جن کی یہ نیت ہو کر پرایا مال کھاتے کو اپنے جی سے یہ مسئلہ گڑھ لیا کہ ہم کو اور مذہب والوں کی امانت میں خیانت جائز ہے اُن کی بات دین کے بارے میں کیا سند ہو سکتی ہے ہمارے یہاں بھی کافر حربی کا مال بزور لینا جائز ہے مگر امانت میں خیانت ہرگز جائز نہیں ۱۲ سلہ یعنی اُن پڑھوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ پڑھی تو اپنی گڑھی ہوئی عبارت اور کہہ دیا کہ خدا نے یوں فرمایا ہے ۱۲

هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا

وہ کتاب کا جزو نہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ (جو ہم پڑھتے ہیں) خدا کے یہاں سے (اترا) ہے

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

حالانکہ وہ خدا کے یہاں سے نہیں (اترا) اور جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں،

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ

کسی آدمی کو یہ زیبا[1] نہ تھا کہ خدا تو اُسے (اپنی) کتاب اور

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا

حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہتا پھرے کہ خدا

عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ

کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ

بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾

کیونکہ تم تو (ہمیشہ) کتاب خدا (دوسروں کو) پڑھاتے رہتے ہو اور تم خود بھی سدا پڑھتے رہے ہو

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا

اور وہ تم سے یہ تو (کبھی) نہ کہے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بناؤ، بھلا (کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ)

اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَاِذْ

تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد تمہیں کفر کا حکم کریگا اور (اے رسول وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب

اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ

خدا نے پیغمبروں سے اقرار لیا کہ ہم تم کو جو کچھ کتاب اور حکمت (وغیرہ) دیں

وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا

اُسکے بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور جو کتاب تمہارے پاس ہے اُس کی تصدیق کرے

مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ

تو (دیکھو) تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُس کی مدد کرنا (اور) خدا نے فرمایا کیا تم نے اقرار کیا

[1] یہودی اکثر مسلمانوں کو کہا کرتے تھے کہ تمہارے رسول اگرچہ ظاہر میں خدا کی پرستش کے دعویدار ہیں مگر اُن کی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں سے اپنی عبادت کرائیں ورنہ ہم تو خدا کی عبادت پہلے ہی سے کرتے ہیں اس شبہ کا خود خدا نے اچھی طرح تشفی بخش جواب اس آیت میں دیدیا کہ بھلا جس کو خدا نبی بناتے اور وہ دوسروں کو کفر کی تاریکی سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائے وہ کیونکر کفر سکھا سکتا ہے اسی وجہ سے حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ مجھے میرے مرتبہ سے آگے نہ بڑھاؤ اور حضرت علی فرماتے ہیں کہ دو شخص میرے بارے میں گمراہ اور داخل جہنم ہوئے ایک وہ جو میری دوستی میں افراط کر کے مجھے میرے درجہ سے آگے بڑھا دیتا ہے اور دوسرا وہ جو میرے مرتبہ سے گھٹا دیتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ آپ کے فضائل کی خواہ مخواہ تاویلیں کرتے ہیں یا کسی امام کو نبوت یا خدائی درجہ تک پہنچا دیتے ہیں وہ خارج از ایمان ہیں۔ ۱۲

وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ

اور ان باتوں پر جو ہم نے تم سے اقرار لیا تم نے میرے (عہد کا) بوجھ اٹھا لیا، سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا

فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ

ارشاد ہوا (اچھا) تو تم (آج کے قول و قرار کے) آپس میں ایک دوسرے کے گواہ رہنا اور تمہارے ساتھ میں بھی ایک گواہ ہوں

تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ

پھر اسکے بعد جو شخص (اپنے قول سے) منہ پھیرے تو وہی لوگ بدچلن ہیں تو کیا یہ لوگ خدا

دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ

کے دین کے سوا (کوئی اور دین) ڈھونڈھتے ہیں حالانکہ جو (فرشتے) آسمانوں میں ہیں اور جو

الْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا

(لوگ) زمین میں ہیں سب نے خوشی خوشی یا زبردستی اُس کے سامنے اپنی گردنیں ڈال دی ہیں اور (آخر

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ

سب) اُسی کی طرف لوٹ کر جائینگے (اے رسول ان لوگوں سے) کہدو کہ ہم تو خدا پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَ

نازل ہوئی اور جو (صحیفے) ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ پر نازل

عِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

ہوئے اور موسےٰؑ اور عیسےٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو جو (جو کتاب) اُنکے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوئیں (سب پر

مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ

ایمان لائے) ہم تو اُن میں سے کسی ایک میں بھی[1] فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی (یکتا خدا) کے فرمانبردار ہیں اور

الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ

جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی خواہش کرے تو اُس کا وہ دین ہرگز قبول ہی نہ کیا جائیگا اور وہ آخرت

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا

میں سخت گھاٹے میں رہے گا، بھلا خدا ایسے لوگوں کی کیونکر ہدایت کریگا جو ایمان لانے

[1] صلاح نوعی اور مصالح جمع کی کے لحاظ سے حکمت اخلاق کا ایک بڑا گر ہے یہی طریقہ سب سے بہتر ہے بخلاف یہود و نصاریٰ کے کہ وہ تفریق کر کے صلاح شخصی کی پابندی کرتے ہیں حالانکہ سب باتوں میں ہمارے نبیؐ اور ائمہؑ کی کارگزاری انکے پیغمبروں سے بڑھی ہوئی ہے پس ان کا مذہب حکمت اخلاق کے بالکل خلاف ہے۔ ۱۲

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ

کے بعد پھر کافر (ہو گئے) حالانکہ وہ اقرار کر چکے تھے کہ پیغمبر (آخر الزماں) برحق ہیں اور اُن کے پاس واضح

الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸۶

اور روشن معجزے بھی آ چکے تھے اور خدا ایسے ہٹ دھرمی کرنیوالے لوگوں کی ہدایت نہیں

اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ

کرتا ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ اُن پر خدا اور فرشتوں اور (دُنیا جہان کے) سب لوگوں کی پھٹکار

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۸۷ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ

ہے، اور وہ ہمیشہ اسی پھٹکار میں رہیں گے، نہ تو اُن کے عذاب ہی میں

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝۸۸ اِلَّا الَّذِيْنَ

تخفیف کی جائیگی اور نہ اُن کو مہلت ہی دی جائے گی مگر (ہاں) جن لوگوں

تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

نے اسکے بعد توبہ کرلی اور اپنی (خرابی کی) اصلاح کرلی تو البتہ خدا بڑا بخشنے والا[1] مہربان

رَّحِيْمٌ ۝۸۹ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا

ہے جو لوگ اپنے ایمان کے بعد کافر ہو بیٹھے پھر (روز بروز اپنا) کفر بڑھاتے چلے گئے

كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ۝۹۰

تو اُن کی توبہ ہرگز نہ قبول کی جائے گی، اور یہی لوگ (پلے درجے کے) گمراہ ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر کی حالت میں مر گئے تو اگرچہ اتنا

مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ

سونا بھی کسی کی گلو خلاصی میں دیا جائے کہ زمین بھر جائے تو بھی ہرگز نہ قبول کیا جائے گا،

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۹۱

یہی لوگ ہیں جنکے لیے دردناک عذاب ہوگا اور اُن کا کوئی مددگار (بھی) نہ ہوگا۔

[1] مدینہ کا ایک انصاری حارث بن سوید نامی ایک شخص کو قتل کر کے مکہ بھاگ گیا اور پھر مرتد بھی ہو گیا اور کافروں سے مل گیا، اس ناشائستہ حرکت پر بعد چندے بہت پچھتایا اور پھر دوبارہ مسلمان ہونے کا متمنی ہوا۔ یہ سوچکر اس نے اپنے قبیلے کے پاس ایک آدمی بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ رسول اللہ سے پوچھو کہ میں پھر اسلامی حلقہ میں آنے کو تیار ہوں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسکے گناہوں کی معافی کا پروانہ آگیا اسکے قبیلے کا ایک آدمی یہ آیتیں لیکر حارث کے پاس پہنچا وہ سنتے ہی بول اٹھا بیشک تو بھی سچا اور رسول اللہ تجھ سے زیادہ سچے اور خدا سب سے زیادہ سچا ہے اسکے بعد مدینہ میں واپس آیا اور توبہ کر کے پاک ہو گیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲